محمدیہ پاکٹ بک

بجواب

احمدیہ پاکٹ بک

مؤلفہ

مولانا محمد عبداللہ معمار امرتسری مرحوم



المکتبۃ السلفیۃ
شیش محل روڈ، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ (احزاب)

محمدیہ پاکٹ بک

مؤلفہ

مولانا محمد عبداللہ صاحب معمار مرحوم امرتسری ۱۳۶۹ھ ۱۹۵۰ء

فاضل مرزائیات

ناشر

المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ، لاہور ۲

سلسلہ مطبوعات نمبر ۲۴

طابع: حافظ احمد شاکر

مطبع: زاہد بشیر پرنٹرز، لاہور

ناشر: المکتبۃ السلفیۃ لاہور

کل صفحات: ۴۲

رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ

اپریل ۱۹۸۹ء



جیسے نمک پانی میں ۔

(۲) ان عیسیٰ نبی قبلہ وینزل بعدہ ویحکم بشریعۃ الخ
(شرح شفا۔ استنبول ج ۲ صفحہ ۵۱۹) عیسیٰ آنحضرتؐ سے پہلے کا نبی ہے اور بعد میں
بھی نازل ہوگا۔ شریعت محمدی پر عمل کرے گا۔

(۳) فینزل عیسی ابن مریم من السماء الخ (مرقاۃ شرح مشکوۃ
مطبوعہ مصر ج ۵ صفحہ ۱۳۰) پس نازل ہوگا عیسیٰ ابن مریم آسمان سے۔

(۴) ان عیسی یدفن بجنب نبینا صلعم بینہ وبین الشیخین
(جمع الرسائل مصر صفحہ ۵۶۲) تحقیق عیسیٰ آنحضرت صلعم کے پہلو میں آپؐ کے
اور ابوبکرؓ و عمرؓ کے مابین دفن ہوں گے۔

اس آخری قول سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ یدفن معی فی قبری کے معنی ساتھ دفن
ہونا ہے۔

اعتراض: حدیث میں آیا ہے کہ مسیح کی عمر ۱۲۰ برس ہوئی۔

جواب ۱: اول تو یہ روایت ہی ضعیف ہے جیسا کہ ہم اس پر مفصل لکھ چکے
بفرض محال صحیح بھی ہو تو اس میں مسیح کی وفات کا کوئی ذکر نہیں صرف یہ الفاظ ہیں
ان عیسی ابن مریم عاش عشرین ومائۃ سنۃ (ابن کثیر زیر
عاش کے معنی ہیں زندگی بسر کی یعنی مسیح نے ۱۲۰ سال۔ چنانچہ حافظ ابن کثیرؒ حافظ ابن
عساکرؒ سے نقل کرتے ہیں۔ والصحیح ان عیسی لم یبلغ ھذا العمر وانما اراد مدۃ
مقامہ فی امتہ کما [illegible] الخ (البدایہ ص ۹۵ ج ۲)

دوم۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی عمر کے بارے میں اختلاف ضرور ہے لیکن
ٹھوس بات کسی کی نہیں۔ جیسا کہ حافظ ابن حجرؒ کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں
نے ۳۳ اور ۱۲۰ کے دونوں قول ذکر کرکے بلا فیصلہ چھوڑ دیا ہے (فتح الباری ص [illegible]
ج ۲) بعض ۳۳ سال کہتے ہیں جس کو حافظ ابن کثیر اور زرقانی شارح مواہب نے ترجیح
دی ہے (تفسیر ابن کثیر پارہ ۶ سورہ نساء و فتح البیان ص ۹۹ [illegible]

حافظ ابن القیم غیر بے اصل قرار دیتے ہیں (زاد المعاد ص ۱۹ ج ۱) دوسرا قول ۱۲۰ سال کا ہے جسکو حافظ ابن کثیر شاذ، غریب البعید (حوالہ مذکورہ) قرار دیتے ہیں اسکی تائید میں طبرانی اور حاکم کے حوالے سے بروایت حضرت عائشہؓ جو روایت ذکر کی جاتی ہے وہ سخت ضعیف اور کمزور ہونیکے باعث دلیل بننے کے قابل نہیں۔ حافظ ابن کثیر نے بحوالہ مستدرک حاکم ذکر کر کے اس کو "حدیث غریب" (عجیب روایت) قرار دیا ہے۔ (البدایہ ص ۹۵ ج ۲ اور مجمع الزوائد ص ۲۳ ج ۹ بحوالہ طبرانی لا کر ضعیف کہہ دیا ہے۔

سوم :- البدایہ والی سند میں محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان نامی ایک راوی ہے جو مختلف فیہ سمجھا گیا ہے۔ تاہم حضرت امام بخاریؒ فرماتے ہیں عندہ عجائب اس کے پاس عجیب عجیب روائتیں ہیں (میزان ص ۸۰ ج ۳ و تہذیب ص ۲۶۹ ج ۹) گویا ان کے نزدیک یہ راوی مشتبہ ٹھہرا۔

چہارم :- حضرت مسیحؑ کی عمر کے بارے میں اختلاف کرنے والے دونوں فریق اصل مسئلہ پر متفق ہیں یعنی اختلاف اس میں نہیں کہ آسمان کی طرف رفع ہوا یا نہیں رفع آسمانی پر سب متفق ہیں۔ اختلاف اس میں ہے کہ آسمان کی طرف اٹھائے جانے کے وقت عمر کیا تھی؟ اور یہی حاصل نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ کی بحث کا ہے جس کو مرزائی پاکٹ بک کا مصنف (ص ۱۲۳) لئے بیٹھا ہے۔ چنانچہ حجج الکرامۃ ص ۴۲۸ میں بات رفع کی ہو رہی ہے۔ وفات کا تو یہاں کوئی قصہ ہی نہیں!

احمدی دوستو! اسی مردود وقف ان کی روایت کی بنا پر احادیث صحیحہ اور آیات قرآنیہ کی تردید کرتے ہو۔

اعتراض اسی طرح ایک اور روایت مسلم وغیرہ میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سو سال تک تمام جاندار مر جاویں گے۔ (کنز العمال راوی جابر و مسلم)

الجواب اگر یہی ترجمہ صحیح ہے جو کیا گیا ہے تو پھر ہر جاندار میں تو جناب موسیٰ، ملائکہ بھی شامل ہیں۔ کیا یہ سب کے سب سو سال کے اندر اندر